روزنامہ الفضل

ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 28 ستمبر 2002ء 20 رجب 1423 ہجری 28 تبوک 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 222

کفرو نافرمانی سے بچنے کی دعا

حضرت رفاعہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے یہ دعا کی اے اللہ ایمان ہمیں محبوب کردے اور اسے ہمارے دلوں میں خوبصورت بنا دے اور کفر بدعملی اور نافرمانی کی کراہت ہمارے دلوں میں پیدا کردے اور ہمیں ہدایت یافتہ لوگوں میں سے بنا۔

(مسند احمد۔ حدیث نمبر 14945)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ایک مرتبہ مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ میرا بھائی مرزا غلام قادر مرحوم سخت بیمار ہے چنانچہ میں نے وہ خواب کئی لوگوں کے پاس بیان کی۔ جن میں سے اب تک بعض زندہ موجود ہیں۔ بعد اس کے ایسا اتفاق ہوا کہ وہ برادر مرحوم سخت بیمار ہوئے۔ تب میں نے خواب میں دیکھا کہ ہمارے عزیزوں میں سے ایک بزرگ جو فوت ہو چکے تھے۔ میرے بھائی کو اپنی طرف بلاتے ہیں۔ چنانچہ وہ ان کی طرف چلے گئے۔ اور ان کے مکان کے اندر داخل ہو گئے۔ اس کی تعبیر یہ تھی کہ وہ فوت ہو جائیں گے۔ اس اثنا میں ان کی بیماری بڑھتی گئی۔ یہاں تک کہ وہ مشت استخوان رہ گئے۔ چونکہ میں ان سے محبت رکھتا تھا۔ مجھے ان کی حالت کی نسبت سخت قلق ہوا۔ تب میں نے ان کی شفا کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کی۔ اور اس توجہ سے میرے تین مقصد تھے۔ اول میں یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ ایسی حالت میں میری دعا جناب الٰہی میں قبول ہوتی ہے یا نہیں۔ (2) دوسرے یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ کیا خدا کے قانون قدرت میں ہے کہ ایسے سخت بیمار کو بھی اچھا کر دے۔ (3) تیسرے یہ کہ کیا ایسی منذر خواب جوان کی موت پر دلالت کرتی تھی رد ہو سکتی ہے یا نہیں۔ سو جب میں دعا میں مشغول ہوا۔ تو تھوڑے ہی دن ابھی دعا کرتے گزرے تھے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا بھائی مرحوم پورے تندرست کی طرح بغیر سہارے کسی اور چیز کے اپنے مکان میں چل رہا ہے۔ اور اسی بارے میں ایک الہام بھی تھا۔ جس کے الفاظ مجھے یاد نہیں رہے۔ غرض اس خواب اور الہام کے مطابق جو میری دعا کے قبول ہونے پر دلالت کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو شفا بخشی اور اس کے بعد پندرہ برس تک پوری تندرستی کے ساتھ وہ زندہ رہے۔

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد 15 ص 210)

جماعت احمدیہ زبان پاک کرنے کی مہم چلائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ مورخہ 4۔فروری 2000ء میں ارشاد فرمایا کہ:

''اللہ تعالیٰ کی تعلیم ہے کہ جھوٹے بتوں کو بھی گالیاں نہ دو حالانکہ ان کا کوئی وجود نہیں مگر نادان اور ان کے پوجنے والے غصہ میں آکر پھر خدا کو گالیاں دیں گے جس کی تمہیں گہری تکلیف پہنچے گی تو اپنے ماں باپ کو گالی دینے سے مراد یہی ہے کہ کسی دوسرے کے ماں

باقی صفحہ 8 پر

دردمند دلوں سے نادار مریضان کیلئے عطیات کی خصوصی اپیل

مریضوں کی دیکھ بھال ان کی خبر گیری اور علاج معالجہ ہماری دینی تعلیم کا اہم حصہ ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں بیمار تھا لیکن تم نے خبر نہیں لی اور مراد اللہ تعالیٰ کے بے کس بندے ہیں۔ جماعت اس دینی تعلیم کی روشنی میں دکھی انسانیت کی خدمت کیلئے ہمہ وقت مصروف عمل رہتی ہے اور ہزاروں لوگ ہر سال فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مفت علاج معالجے کی سہولت سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

ملک میں موجودہ مہنگائی اور ادویات کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ سے فضل عمر ہسپتال ربوہ کیلئے نادار مریضوں کا علاج بے حد مشکل ہو رہا ہے۔ ان حالات کے پیش نظر احباب جماعت سے دردمندانہ اپیل ہے کہ وہ نادار مریضان کی مد میں دل کھول کر عطیات پیش کریں تا کہ آپ کے عطیات سے مستحق مریض علاج کروا سکیں اور یہ نیکی آپ کی صحت کیلئے صدقہ اور دعا کا موجب بن جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اموال اور اخلاص میں برکت نازل فرمائے۔ آمین

(ناظر امور عامہ)

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1939ء ②

	اپریل	مشہور روسی عالم حاجی موسیٰ جاراللہ اور مدیر ماہنامہ رابطہ اسلامیہ دمشق الاستاذ عبدالعزیز ادیب بھی قادیان آئے۔
	مئی	حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب حضرت سید سرور شاہ صاحب کے بعد جامعہ احمدیہ کے پرنسپل مقرر ہوئے۔
	مئی	جامعہ احمدیہ میں سنسکرت کلاس کھولی گئی جس کے استاد مولوی ناصر الدین عبداللہ صاحب تھے۔ یہ کلاس دسمبر 44ء تک جاری رہی۔
26	جولائی	حضرت منشی امام الدین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات
	جولائی	حضرت مصلح موعود نے ایک احمدی کے خط کے جواب میں مسلم لیگ کی حمایت کی تلقین فرمائی۔
5 تا 29	اگست	حضور کا سفر دھرم سالہ اور منالی
12	اگست	حضرت راجہ اکبر خان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات
	اگست	مسلمانان چمبہ پر مظالم کے خلاف حضرت مصلح موعود کی ہمدردی اور امداد
	اگست	واقفین میں جفاکشی اور مشقت کی عادت پیدا کرنے کے لئے حضور نے ان کا قادیان سے کلّو تک پیدل سفر کروایا۔
26	ستمبر	حضرت میاں مولا بخش صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات
7	نومبر	حضرت حکیم عبدالخالق صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات
8	نومبر	ترکی کے مشہور ہواباز لیفٹیننٹ سیف الدین بی اور ترک فوج کے ڈاکٹر محمد سلیم بے قادیان آئے اور حضور سے ملاقات کی۔
9	نومبر	حضرت بابا شیرات علی صاحب بھاگلپوری رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات
15	نومبر	احمد آباد کاٹھیاواڑ میں مناظرہ کے وقت احمدی مناظر قریشی محمد نذیر صاحب ملتانی کے پیٹ میں چاقو گھونپ دیا گیا۔ سخت ناامیدی کے باوجود اللہ تعالیٰ نے آپ کو شفا دی۔
	نومبر	مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے کینیا میں قرآن مجید کے سواحیلی ترجمہ کا کام شروع کیا جو 1953ء میں شائع ہوا۔
3	دسمبر	مجلس شوریٰ کے فیصلہ کی تعمیل میں جماعت نے دنیا بھر میں پہلا یوم پیشوایان مذاہب منایا۔ اور اجتماعی جلسوں میں غیروں نے بھی شرکت کی۔
24	دسمبر	حضرت عبدالکریم صاحب حیدرآباد دکن رفیق حضرت مسیح موعود کا انتقال۔ وہ باؤلے کتے کے کاٹنے کے بعد حضرت مسیح موعود کی دعا سے شفایاب ہوئے تھے۔
25	دسمبر	مجلس خدام الاحمدیہ کا دوسرا سالانہ اجتماع۔ خدام کے امتیازی نشان کا پہلی بار استعمال کیا گیا۔

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 224

صحابہ رسولِ عربیؐ کا منفرد اعزاز

کتاب اللہ (سورہ بیّنہ آیت 9) میں صحابہ رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو ان مقدس ہستیوں میں شمار کیا گیا ہے جنہیں خالق کائنات نے اسی دنیا میں اپنے رضوان کا آسمانی تاج پہنایا۔ حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ اس عظمت شان اور جلالت مرتبت کا فلسفہ اور سبب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''یہ آنحضرتؐ کی قوت قدسیہ کا نتیجہ ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وجوہ فضیلت میں سے یہ بھی ایک وجہ ہے کہ آپ نے ایسی اعلیٰ درجہ کی جماعت تیار کی۔ میرا دعویٰ ہے کہ ایسی جماعت آدم سے لے کر آخر تک کسی کو نہیں ملی''

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 592)

پھر فرمایا:۔

''کیسی بابرکت وہ قوم تھی اور آپ کی قوت قدسیہ کا کیسا قوی اثر تھا کہ اس قوم کو اس مقام تک پہنچا دیا.......... ان کی حالت میں وہ تبدیلی پیدا ہوئی کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی شہادت دی اور کہا اللہ اللہ فی اصحابی گویا بشریت کا چولہ اتار کر مظہر اللہ ہو گئے تھے اور ان کی حالت فرشتوں کی سی ہو گئی تھی'' (ملفوظات جلد 4 صفحہ 595)

''درحقیقت اُن کے اندر سے دنیا کی طلب ہی مسلوب ہو گئی تھی اور وہ خدا کو دیکھنے لگ گئے۔ وہ نہایت سرگرمی سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایسے فدا تھے کہ گویا ہر ایک ان میں سے ابراہیم تھا''

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 428)

یہ ہے وہ پس منظر جس کے مطابق حضرت اقدس نے 28 دسمبر 1899ء کے ایک روح پرور خطاب عام کے دوران یہ نظریہ پیش فرمایا کہ ''اجماع صحابہ ہی تک ہے'' (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 294)

حضرت امام احمد بن حنبل بھی اصحاب نبویؐ کے اس منفرد اعزاز کے بڑی شدت سے قائل تھے اور ان کا یہی عقیدہ تھا کہ اجماع صرف صحابہ کا مانا جا سکتا ہے۔

(حیات امام احمد بن حنبل (اردو) صفحہ 398 تالیف محمد ابوزہرہ پروفیسر قوانین اسلامی لاءفواد یونیورسٹی مصر ناشر ملک سنز پبلشرز کارخانہ بازار فیصل آباد طبع پنجم اگست 1995ء)

''شیخ اکبر محی الدین ابن عربی نے ''فتوحات مکیہ'' جلد 2 باب 88 میں حضرت امام احمد بن حنبل کے اس گرانقدر نقطہ خیال کی بھرپور تائید فرمائی ہے اس ضمن میں برصغیر پاک و ہند کے نامور اہلحدیث عالم اور مشہور سیرت نگار جناب مولوی فضل حسین بہاری کے قلم سے حضرت ابن عربی کی متعلقہ عربی عبارت کا اردو ترجمہ ذیل میں ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے:۔

''اجماع اصحاب رسول اللہ صلعم کا اجماع ہے۔ اور صحابہ کے بعد جو اجماع ہو اوہ اجماع شرعی نہیں اور اجماع کی صورت یہ ہے کہ کسی مسئلہ کی نسبت یہ بات معلوم ہو جائے کہ یہ مسئلہ ہر صحابی کے سامنے پیش ہوا اور انہوں نے وہی کیا جو دوسروں نے کہا تھا اور کوئی صحابی باقی نہ رہا جس کو یہ خبر نہ پہونچی ہو اور اس نے وہی حکم نہ کیا ہو۔ اگر ایک سے بھی اس حکم کے خلاف یا اس حکم پر سکوت منقول ہو تو وہ اجماع نہیں ہے اور اگر کسی چیز کے بارے میں خلاف واقع ہوا تو قرآن و حدیث کی طرف رجوع کرنا واجب ہے یہی خیر ہے''

(الحیاۃ بعد المماۃ'' صفحہ 302 حاشیہ سوانح ''شیخ الکل'' مولوی سید نذیر حسین دہلوی متوفی 13 / اکتوبر 1902ء ناشر المکتبہ الاثریہ جامع اہلحدیث باغ والی سانگلہ ہل۔ طبع دوم دسمبر 1984ء)

یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا
ہے قصور اپنا ہی اندھوں کا وگرنہ وہ نور
ایسا چمکا ہے کہ صد نیّر بیضا نکلا

(درثمین)

مشکلات اور تزکیہ نفس کی کنجی

حضرت مسیح موعود نے ایک بار مجلس عرفان کے دوران نصیحت فرمائی:۔

''نماز ایسے ادا نہ کرو جیسے مرغی دانے کے لئے ٹھونگ مارتی ہے بلکہ سوز و گداز سے ادا کرو اور دعائیں بہت کیا کرو۔ نماز مشکلات کی کنجی ہے ماثورہ دعاؤں اور کلمات کے سوا اپنی مادری زبان میں بہت دعائیں کرو تا اس سے سوز و گداز کی تحریک ہو اور جب تک سوز و گداز نہ ہو اسے ترک مت کرو کیونکہ اس سے تزکیہ نفس ہوتا ہے اور سب کچھ ملتا ہے۔ چاہئے کہ نماز کی جس قدر جسمانی صورتیں ہیں۔ ان سب کے ساتھ دل بھی ویسے ہی تابع ہو اگر جسمانی طور پر کھڑے ہو تو دل بھی خدا کی طرف ویسے ہی جھکے۔ اگر سجدہ کرو تو دل بھی ویسے ہی سجدہ کرے۔ دل کا سجدہ یہ ہے کہ کسی حال میں خدا کو نہ چھوڑے''۔

(ملفوظات جلد ششم طبع اول صفحہ 367-368)

پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

چند عظیم المرتبت خواتین کا تذکرہ

سعیدہ احسن صاحبہ

حضرت حوا

آپ حضرت آدم علیہ السلام کی نیک اور پاکباز ساتھی تھیں جو آپ کے رنگ میں رنگین تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ انسان نہ تو بھوکا رہے، نہ ننگا رہے، نہ پیاسا رہے اور نہ ہی دھوپ میں جلے۔ ان بنیادی ضروریات کی تکمیل خدا تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے ذریعہ کروائی۔ مل جل کر ایک ساتھ رہنا۔ ایک دوسرے کی ضروریات کا خیال رکھنا، نفع نقصان، اور نیکی بدی میں امتیاز، یہ اوصاف حمیدہ حضرت آدم کے ذریعہ منظر عام پر آئے اور حضرت حوا بھی ان تمام امور کے قیام کے لئے یقیناً آپ کی دست راست تھیں۔ اور اس طرح سے حضرت حوا کا وجود دنیائے روحانیت کی خاتون اول قرار پاتا ہے۔

حضرت ہاجرہ

حضرت ہاجرہ حضرت ابراہیم کی دوسری بیوی تھیں۔ آپ کی زوجیت میں آنے سے قبل بھی آپ دنیوی لحاظ سے عزت و وجاہت کی مالک تھیں۔ آپ مصر کی شہزادی تھیں جنہیں بادشاہ نے اس زمانہ کے مطابق رواج کے مطابق حضرت ابراہیم کی خدمت میں تحفۃً پیش کیا تھا جبکہ آپ نے دوران سفر مصر میں قیام کیا تھا۔ حضرت ہاجرہ کے بطن سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو حضرت اسمٰعیل عطا کئے۔ قرآن کریم میں ہے کہ ہم نے ابراہیم کو ایک بردبار بیٹے کی بشارت دی۔ بائبل کے قول کے مطابق خدا کا کلام حضرت ہاجرہ پر بھی نازل ہوا اس میں اسمٰعیل کی نسبت پیشگوئی تھی:

''میں تیری اولاد کو بہت بڑھاؤں گا کہ وہ کثرت سے گنی نہ جائے گی۔ اور خداوند کے فرشتے نے اسے کہا کہ تو حاملہ ہے اور ایک بیٹا جنے گی۔ اس کا نام اسمٰعیل رکھنا۔ خداوند نے تیرا دکھ سن لیا۔ وہ وحشی آدمی ہوگا اس کا ہاتھ سب کے اور سب کے ہاتھ اس کے برخلاف ہوں گے۔ اور وہ اپنے سب بھائیوں کے سامنے بودوباش کرے گا''۔ پیدائش باب 16

اس الہام سے ظاہر ہے کہ حضرت ہاجرہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کتنا بلند مرتبہ رکھتی تھیں یہ الہام لفظاً اور معناً پورا ہوا۔ بنو اسمٰعیل نے عالمگیر ترقی کی۔ عزت، شہرت اور عظمت کے معراج تک پہنچے اور آخری عظیم الشان نبی بھی بنو اسمٰعیل میں سے ہی پیدا ہوا۔ اور اس طرح دنیائے روحانیت میں حضرت ہاجرہ کی عظمت کو بھی چار چاند لگ گئے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اکلوتے فرزند اسمٰعیل کم سن تھے کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت کے مطابق آپ نے حضرت ہاجرہ اور بیٹے کو اپنے وطن اور گھر سے جدا کر کے دور دراز مکہ کی بے آب و گیاہ وادی میں ایک ایسی جگہ پر لا بسایا جس کی نشاندھی خود خدا تعالیٰ نے کی تھی یعنی ''عزت والے گھر کے پاس''۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام جب حضرت ہاجرہ اور بیٹے اسمٰعیل کو چھوڑ کر واپس جانے لگے تو حضرت ہاجرہ منیٰ مقام تک آپ کے پیچھے پیچھے گئیں اور کہتی جاتی تھیں آپ کس لئے ہمیں یہاں چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ آخر جب آپ نے یہ کہا کہ کیا اللہ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے تو حضرت ابراہیم نے کہا: ہاں! اس پر خدا تعالیٰ کی ذات پر کامل یقین رکھنے والی حضرت ہاجرہ نے کہا کہ تب تو وہ ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔ اور آپ اپنے بیٹے کے ساتھ واپس چلی آئیں۔ یہ کیا ہی دردناک اور خوفناک نظارہ ہے کہ ایک عورت ننھے بچے کے ساتھ تن تنہا ایک بے در و دیوار اور بے سایہ اور بے ہمسایہ گھر میں آباد ہوگئی۔ جنگل بیابان جگہ تھی جہاں ایک نبی کی بیوی اور ایک نبی بننے والے بیٹے کی ماں کا قیام تھا۔

تاریخ یہ بتانے سے قاصر ہے کہ کتنا معین وقت حضرت ہاجرہ کو اپنے معصوم بچے کے ساتھ اس بیابان میں گزارنا پڑا تھا جہاں دور دور تک کسی انسان کا وجود نہ تھا۔ اور پھر یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ اس مختصر زادراہ پر جو کچھ کھجوروں اور مشکیزہ پانی پر مشتمل تھا آپ نے کتنے دن گزارے۔ آخر پلک جھپکنے کے ساتھ ہی تو یہ سب کچھ نہیں ہوا ہوگا کہ ادھر پانی ختم ہوا اور ادھر آب زمزم پھوٹ پڑا ہو اور پھر ایک جرہم نامی قبیلہ کا وہاں سے گزر ہوا ہو جو زمزم کے چشمہ کو دیکھ کر حضرت ہاجرہ کی اجازت سے وہاں قیام پذیر ہوگیا ہو۔ یقیناً حضرت ہاجرہ کو کئی تاریک راتیں بالکل تنہا رہنا پڑا ہوگا اور کئی دن دھوپ بھی برداشت کی ہوگی۔ بھوک اور پیاس کی شدت میں سے بھی گزری ہوں گی۔ مگر بیٹے کی بھوک پیاس کی شدت ماں سے برداشت نہ ہوسکی اور پانی کی تلاش میں صفا اور مروہ کی پہاڑیوں کے دیوانہ وار چکر لگائے کہ شاید اونچائی سے پانی کا کوئی سراغ مل جائے۔ حضرت ہاجرہ کے بارہ میں بائبل میں پیدائش باب 22 آیت نمبر 18 میں لکھا ہے: خدا کے فرشتہ نے آسمان سے ہاجرہ کو پکارا اور اس سے کہا: اے ہاجرہ تجھ کو کیا ہوا مت ڈر کیونکہ خدا نے اس جگہ سے جہاں لڑکا پڑا ہے اس کی آواز سن لی ہے۔ اٹھ اور لڑکے کو اٹھا۔ اور اسے اپنے ہاتھ سے سنبھال کیونکہ میں اسے ایک بڑی قوم بناؤں گا۔ حضرت ہاجرہ جب لڑکے کے پاس آئیں تو کیا دیکھتی ہیں کہ وہاں ایک چشمہ جاری ہے۔ آج کی مسلم دنیا میں اسی چشمہ کا پانی عزت و تکریم اور انتہائی شوق سے پیا جاتا ہے۔

مناسک حج کی ادائیگی کے دوران جہاں حضرت ابراہیم کا اسوۂ حسنہ زندہ ہوتا ہے وہاں دنیائے روحانیت کی خاتون بے مثال حضرت ہاجرہ کا اسوۂ حسنہ بھی زندہ ہوتا ہے۔ اور یاد دلاتا ہے کہ عورتیں بھی اس میدان کا ایک اہم حصہ ہیں۔

حضرت ام موسیٰ

بنی اسرائیل مصر کے فرعونوں کے ہاتھوں ایک مدت سے بہت ظلم و ستم برداشت کرتے چلے آرہے تھے۔ مگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کے فرعون نے ایک نئے ظلم کا اضافہ یہ کیا کہ بنی اسرائیل کے مردوں کو ہلاک کرنا شروع کر دیا۔ حضرت موسیٰ کی پیدائش کے بعد آپ کی والدہ کو فکر ہوا کہ جب فرعون کو اس کا علم ہوگا تو قتل کروا دے گا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اپنے جملہ احسانات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ:

اے موسیٰ ہم نے تم پر ایک اور احسان بھی کیا تھا۔ جبکہ ہم نے تیری والدہ کی طرف وحی کی تھی کہ تو اسے دودھ پلا۔ پھر جب تجھے اس کے پکڑے جانے کے بارے میں خوف ہو تو اسے تابوت میں رکھ اور دریا میں بہا دے۔ اور اس کے بارے میں کسی قسم کا خوف اور حزن نہ کرنا۔ یقیناً ہم اسے تیرے پاس واپس لوٹا لائیں گے۔ اور اسے رسولوں میں سے ایک رسول بنائیں گے۔ (سورۃ طٰہٰ سورۃ القصص)

حضرت موسیٰ کی والدہ کو خدا تعالیٰ کی ذات پر یقین کامل تھا۔ آپ نے بچے کو خدا تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق دریا کے بہاؤ کی نذر کر دیا۔ خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے دریا کی تند و تیز لہروں سے بچا کر موسیٰ کو پھر ماں کی گود میں دے دیا مگر اب ان کی پرورش فرعون مصر کے شاہی محل میں ہو رہی تھی۔ کیونکہ بادشاہ کے گھرانے کی ایک خاتون نے ہی اسے دریا میں سے نکالا تھا اور بطور بیٹے کے اپنا لیا تھا۔ مگر اس بچے کو دودھ پلانے کے لئے اس کی حقیقی والدہ ہی کو مقرر کیا گیا۔ والدہ موسیٰ نے اس راز کو چھپائے رکھا اور کسی پر ظاہر نہ ہونے دیا کہ یہ بچہ اس کا اپنا ہے۔ حضرت موسیٰ کی والدہ ایک عورت تھیں مگر خدا تعالیٰ کے یقینی مکالمات اور مخاطبات ان کو نصیب تھے۔ آپ ایک صاحب کتاب نبی کی والدہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ سچا اور پکا تعلق تھا۔ خدائی حکمت کے تحت آپ نے ایک عرصہ دشمن خدا اور دشمن رسول کے گھر میں رہائش رکھی، یعنی فرعون مصر کے ہاں، مگر خدا تعالیٰ کی ذات سے تعلق مضبوط سے مضبوط تر قائم رہا۔ اور ام موسیٰ دنیائے روحانیت کی ایک بقائے دوام پانے والی خاتون قرار پائیں۔

حضرت مریم کی والدہ

قرآن کریم کی سورۃ آل عمران میں اللہ تعالیٰ ایک اور خاتون محترم کا ذکر فرماتا ہے۔ کہ عمران کے خاندان کی ایک عورت تھی اس نے اپنے دل میں محسوس کیا کہ دین کی حالت بہت خراب ہو رہی ہے اور اس کی اصلاح کے لئے واقفین زندگی کی ضرورت ہے۔ اگر میرے ہاں بچہ ہوا تو میں اس کام کے لئے اسے وقف کر دوں گی۔ اور خدا تعالیٰ سے اس نے وعدہ کیا اور دعا کی کہ وہ اس کی یہ نذر قبول فرمائے۔ اور اس میں برکت دے۔ لیکن جب اس کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو بجائے لڑکے کے وہ لڑکی تھی۔ جس پر اسے مایوسی ہوئی کہ وہ کام جس کے لئے اس نے اپنی اولاد وقف کی تھی لڑکی سے نہ ہو سکے گا۔ اور گھبرا کر پھر خدا سے دعا کی کہ الٰہی اب کیا کروں میرے ہاں تو لڑکی پیدا ہوگئی ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا تھا کہ جو نر اولاد اس نے مانگی تھی وہ اس لڑکی کے برابر کام نہیں کر سکتی تھی۔ کیونکہ اس لڑکی سے آگے اصل مطلوب ابن مریم تھے۔ تو حضرت مریم کی والدہ بھی خاندان عمران کی ایک کامل عورت تھیں اس لئے خدا تعالیٰ نے خاص طور پر ذکر فرمایا ہے۔ اور ان کا ذکر خیر تا قیامت محفوظ ہوگیا ہے۔ جماعت احمدیہ میں تحریک وقف نو: قبل از پیدائش بچوں کو خدا کی راہ میں وقف کرنا یہی خاندان عمران کی اسی کامل عورت یعنی والدہ حضرت مریم کا اسوۂ حسنہ ہی ہے۔

حضرت مریم

حضرت مریم کی ماں نے جب دیکھا کہ لڑکی پیدا ہوئی ہے تو چونکہ نذر مان چکی تھی اس لئے مریم کو علماء اور مجاوروں کی تربیت میں دے دیا۔ قرآن کریم فرماتا ہے کہ حضرت مریم حضرت زکریا کی نگرانی میں رہیں۔ بچپن سے ہی دل میں دین کی محبت پیدا ہوئی اور اس یقین پر پہنچیں کہ جو کچھ ملتا ہے خدا سے ملتا ہے۔ مریم کے ایک ایسے ہی معصومانہ جواب سے حضرت زکریا بہت متاثر ہوئے اور انہوں نے بھی اپنے لئے لڑکے کی دعا کی جس سے حضرت زکریا کے ہاں حضرت یحییٰ پیدا ہوئے۔

خدا تعالیٰ نے حضرت مریم کو غیر معمولی ترقی اور عظمت بخشی اور اعلیٰ درجہ کی نیکیوں کی حامل قرار دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے- اے مریم اللہ نے تجھے بزرگ بنایا ہے- اللہ نے تجھے پاک کیا ہے- اور اللہ نے تجھے اس زمانہ کی ساری عورتوں پر فضیلت بخشی ہے-

پھر قرآن فرماتا ہے ترجمہ: اے مریم اپنے رب کی فرمانبردار ہو جا- اس کی عبادت بجالاؤ- اور باقی مومنوں کے ساتھ مل کر اس کی جماعت میں شامل رہو- (آل عمران آیت نمبر 43)

حضرت مریم پر وحی الٰہی ایک خواب یا کشف کی شکل میں ظاہر ہوئی- آپ نے کشف میں دیکھا کہ ایک فرشتہ سامنے آیا ہے جو تندرست انسان کی شکل میں ہے- اور اس فرشتہ نے انہیں خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچایا ہے- اس نے کہا میں تو تیرے رب کا ایک ایلچی ہوں تا کہ تجھے ایک پاک خو لڑکا عطا کروں- مریم نے کہا میرے کوئی لڑکا کیسے ہوگا جبکہ مجھے کسی بشر نے چھوا تک نہیں- اور میں کوئی بدکار نہیں- فرشتہ نے کہا اسی طرح- تیرے رب نے کہا کہ یہ بات مجھ پر آسان ہے- تا کہ ہم اسے لوگوں کے لئے نشان اور اپنی طرف سے مجسم رحمت بنا دیں- اور یہ ایک طے شدہ امر ہے- (سورۃ مریم- آیت نمبر 18 تا 22)

حضرت مریم حاملہ ہو گئیں- اور وہ اسے لئے ہوئے ایک دور کی جگہ کی طرف ہٹ گئیں- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پھر دردزہ اسے کھجور کے تنے کی طرف لے گیا- اس نے کہا: اے کاش! اس سے پہلے میں مر جاتی- اور بھولی بسری ہو چکی ہوتی- تب ایک پکارنے والے نے اسے اس کی زیریں طرف سے پکارا کہ کوئی غم نہ کر- تیرے رب نے تیرے نشیب میں ایک چشمہ جاری کر دیا ہے- اور کھجور کی شاخ کو اپنی طرف جنبش دے- وہ تجھ پر تازہ پکی ہوئی کھجوریں گرائے گی- پس تو کھا اور پی اور اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر- اور اگر تو کسی شخص کو دیکھے تو کہہ دے کہ یقیناً میں نے رحمٰن کے لئے روزے کی منت مانی ہوئی ہے- پس آج میں کسی انسان سے گفتگو نہیں کروں گی- (مریم آیت نمبر 23 تا 27) سبحن اللّٰہ! کیا قطعی کلام ہے اللہ تعالیٰ کا حضرت مریم سے جیسے دو دوست آمنے سامنے بیٹھ کر باتیں کر رہے ہوں- اللہ تعالیٰ نے قدم قدم پر ہدایات دیں اور راہنمائی فرمائی اور حضرت مریم نے یہ سارا عرصہ خدا کی رحمت کے سایہ میں گزارا-

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ مومن مردوں کی مثال امراۃ فرعون اور مریم بنت عمران سے دیتا ہے- مریم بنت عمران کے بارے میں آخر میں فرماتا ہے: ہم نے اس کے اندر اپنا کلام پھونکا اور وہ اپنے رب کے کلام پر اور اس کی کتابوں پر ایمان لائی- اور آخر وہ ایک فرمانبردار مرد کی طرح ہو گئی- یعنی جو لوگ حضرت مریم جیسی صفات اپنے اندر رکھتے ہیں جب ترقی کرتے کرتے کلام الٰہی کے مورد ہو جاتے ہیں تو مسیحی نفس ہو جاتے ہیں- الغرض قرآن کریم نے حضرت مریم کو جو حضرت مسیح کی والدہ تھیں ایک مقدس خاتون قرار دیا ہے-

حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہ

سیدۃ النساء حضرت خدیجۃ الکبریٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ اول تھیں- آپ کی دینی فراست کے متعلق حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم کے پاس حضرت جبرائیل تشریف لائے اور کہا کہ اللہ خدیجہ پر سلام بھیجتا ہے- آپؐ نے یہ پیغام حضرت خدیجہ کو پہنچایا- حضرت خدیجہ نے جواب میں کہا کہ ان اللّٰہ ھو السلامُ و علیٰ جبرآیل علیہ السلامُ و علیك یا رسول اللّٰہ السلام- شرح صحیح بخاری میں علامہ ابن حجر نے اس حدیث کے ذیل میں لکھا ہے کہ یہ واقعہ حضرت خدیجہ کی کمال فراست پر دال ہے- یعنی انہوں نے جواب میں وعلیہ اسلام نہیں کہا- حضرت خدیجہ نے اپنی خداداد عقل سے یہ سمجھ لیا کہ اللہ پر درود وسلام نہ بھیجنا چاہئے' کیونکہ اس سے دعا' سلامتی دینا مطلوب ہے- اور یہ ذات باری کے شایانِ شان نہیں بلکہ اس کے لئے ثناء زیبا ہے- ان اللّٰہ ھو السلام کہہ کر آپ نے خالق ومخلوق کے امتیازی مراتب بتا دیئے- اس کے ساتھ آپ محترمہ نے جبریل اور آنحضرت پر بھی سلامتی بھیجی- جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سلام پہنچانے والے کے لئے بھی سلامتی کی دعا مانگنی چاہئے-

حضرت عائشہؓ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مردوں میں تو بہت کامل گزرے ہیں مگر عورتوں میں مریم بنت عمران اور آسیہ فرعون کی بیوی کے سوا کوئی کامل نہیں ہوئی- اور عائشہ کی فضیلت دوسری عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت دوسرے کھانوں پر-

(بخاری کتاب المناقب جلد دوم ص 446)

ایک سفر کے دوران حضرت عائشہؓ کا ہار گر گیا آپؐ نے کئی آدمیوں کو ڈھونڈنے کے لئے بھیجا- رستے میں نماز کا وقت آ گیا- لوگوں نے بے وضو نماز پڑھ لی- جب واپس آئے تو آپؐ سے شکایت کی- اس وقت تیمّم کی آیت اتری- اسید بن حضیرؓ حضرت عائشہ سے کہنے لگے: اللہ تم کو جزائے خیر دے- خدا کی قسم جب بھی تم پر کوئی آفت آئی تو اللہ نے تم کو بچا لیا اور مسلمانوں کو اس سے فائدہ پہنچا-

(بخاری کتاب المناقب)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا: اے لوگو! آدھا دین عائشہ سے سیکھو- سبحان اللّٰہ! یہ کتنی بڑی فضیلت اور کتنا عظیم مقام ہے جو طبقہ نسواں کی ایک مادر مہربان کے حصہ میں آیا- الحمد للّٰہ-

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد صحابہ کرامؓ پس پردہ حضرت عائشہؓ سے دینی مسائل سیکھا کرتے تھے-

انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب

محترم یوسف سہیل شوق صاحب کا ذکر خیر

محترم سید یوسف سہیل شوق صاحب صحافت میں ایم اے کر کے اور ملکی اخبارات کا ضروری تجربہ حاصل کر کے ادارہ الفضل میں نائب ایڈیٹر کے طور پر آئے۔ آپ پر اس کام کے لئے نظر انتخاب خود حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی پڑی اور یہ امر انہیں دہرا شرف بخش گیا اور انہوں نے بھی خوب دل کی گہرائیوں سے اپنے وقف کو نبھایا۔

جب بھی ان سے ملاقات ہوئی کبھی اِدھر اُدھر کی نشستیں ہوئیں بعض علمی اور ادبی موضوعات پر بھی گفتگو ہوتی تھی۔ ان سے ملاقات عام طور پر الفضل کے دفتر، خلافت لائبریری یا کسی سفر کے دوران ہوتی تھی۔

ایک روز وہ بھی راولپنڈی سے ربوہ کے لئے بس پر سوار ہوئے اور خاکسار بھی۔ سرگودھا اکثر مسافر اتر جاتے ہیں اور خاکسار محترم سہیل شوق صاحب کے ساتھ بیٹھ کر ربوہ تک آیا اور راستے میں انہوں نے اپنی بیماری اور راولپنڈی میں علاج اور اپریشن اور بعد میں میڈیکل چیک اپ اور علاج اور بقیہ تکلیف کی روئیداد سنائی لیکن طبیعت میں ذرا گھبراہٹ نہ تھی چہرے پر حسب معمول بشاشت تھی اور پوری ہمت تھی یہی وجہ تھی کہ کم از کم خاکسار کو تو کبھی وہم وگمان بھی نہیں تھا کہ وہ اتنی جلدی ہمیں چھوڑ کر عالم جاودانی میں چلے جائیں گے محترم سید یوسف سہیل صاحب شوق نے اپنا پیشہ اپنے مزاج کے مطابق چنا، جب انہیں خاکسار نے پہلے پہل دیکھا وہ راولپنڈی میں کسی پرائیویٹ اخبار میں کام کرتے تھے تو ان کا حلیہ عام صحافیوں اور شاعروں کی طرح تھا لمبے بال اور تخیلات میں گم لیکن وقف کرنے کے بعد وہ مصنوعی دنیا سے نکل کر اصل دنیا میں آ گئے ۔ جماعت کی اکثر تقریبات میں موجود اور اگلے دن الفضل میں اس تقریب کی خوبصورت لیکن مختصر اور جامع رپورٹ دیکھنی۔ 23 مارچ 1982ء کو بیت الاظہار کے سنگ بنیاد کی تقریب تھی ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث افریقن اور انڈونیشین احمدیوں کو جذباتی (فدائی) احمدی کا نام دے رہے تھے اور یہ ساتھ کھڑے تھے۔ حضور نے فرمایا یہ سب کچھ نہ رپورٹ میں شائع کر دینا مراد غالباً یہ تھی کہ ضمنی باتوں کو اصل موضوع میں شامل کرنے کی عادت اتنی اچھی نہیں ۔ (خلفاء کا مقدس وجود ہر موقع پر تربیت کر رہا ہوتا ہے)۔ جلسہ سالانہ کے دنوں میں تقاریر کے دوران سٹیج کے ساتھ اپنے ڈیسک پر بیٹھے ہوتے اور قلم ہاتھ میں لے کر مختلف پوائنٹس لکھ رہے ہوتے اور پھر وہی پوائنٹس رپورٹ بن کر جلسے کی کارروائی کو کوزے میں گویا بند کر کے دو تین قسطوں میں سمیٹ کر دنیا بھر میں الفضل کے ذریعہ پہنچا دیتے۔

انہیں خاکسار نے پہلے محترم مسعود احمد صاحب دہلوی کے ساتھ، پھر محترم نسیم سیفی صاحب اور پھر محترم عبدالسمیع خان صاحب کے ساتھ بطور نائب ایڈیٹر الفضل کام کرتے دیکھا وہی ولولہ، وہی شوق وجذبہ اور وہی احترام دیکھا۔ بہت باعمل اور نیک شخص تھے ایک بار ہم سرگودھا ایکسپریس پر اتفاقاً اکٹھے سفر کر رہے تھے ایک دو اور احمدی دوست بھی ساتھ تھے ہم نے سیٹ خالی کروائی اور شوق صاحب کو درمیان میں بٹھا کر ان کی اقتداء میں ظہر وعصر کی نمازیں باجماعت ادا کیں۔ یہ انہی کی تحریک پر ہوا۔ لیکن امام ہماری تحریک پر بنے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے بیرون وطن جانے کے بعد اکثر حضور کا ذکر ہوتا رہتا اور حضور کی مصروفیات تحریک یا ارشاد تک کا انہیں پوری طرح علم ہوتا تھا اور بڑی محبت اور عقیدت سے ذکر کرتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا بھی بار ہا ان سے ذکر ہوا۔ خلافت کے عظیم الشان مقام کو خوب سمجھتے تھے۔

ان کا تعلق ایک متمول گھرانے سے تھا والد ڈاکٹر تھے اور سسر واپڈا کے چیف انجینئر تھے لیکن انہوں نے اپنی زندگی وقف کر کے نہایت سادگی سے زندگی گزاری۔ الفضل کے ایک سادہ سے کوارٹر میں رہائش تھی گزشتہ بارشوں سے پانی اندر داخل ہو گیا اور مجبوراً ایک پرائیویٹ گھر کا اوپر والا حصہ کرائے پر لے کر وہاں شفٹ ہو گئے۔

ان کا بیٹا ابھی نویں جماعت میں ہے ان کے گھر تعزیت کے لئے گیا انہی سے ملاقات ہوئی ماشاء اللہ بہت سمجھدار، ذہین اور ہمت والا بچہ ہے۔ محترم سید یوسف سہیل شوق صاحب کی شخصیت اور تربیت کا گہرا اثر ہے۔ بچے نے یہ بھی بتایا کہ اپنی تکلیف کو چھپاتے تھے اور بہت کم ذکر کرتے تھے اور انہیں یعنی گھر والوں کو بھی یہ علم نہیں تھا کہ بیماری اتنی تشویشناک صورت اختیار کر گئی ہے۔ اللہ ان کے اہل وعیال کا خود کفیل ہو اور ان کی نیکیوں اور خوبیوں کا وارث بنائے اور محترم سید یوسف سہیل شوق صاحب کے ساتھ اللہ مغفرت اور رحمت کا سلوک فرمائے اور جنت الفردوس کے اعلیٰ مقام پر فائز کرے اور سلسلہ کو اس کے بے شمار نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین۔

تاریخ کا دھارا موڑنے والے تنازعات

1800ء سے 2001ء تک دنیا کے مختلف خطوں میں ہونے والی اہم جنگوں کے اسباب و واقعات کا جائزہ

قسط چہارم آخر

سینیگال۔ماریطانیہ

براعظم افریقہ کے ممالک سینیگال اور ماریطانیہ کے مابین 1989ء سے 1991ء تک سرحدی جنگ جاری رہی۔ تنازعہ یہ تھا کہ وادی دریائے سینیگال میں جو سینیگال اور ماریطانیہ کے درمیان سرحدی علاقہ ہے، وسط اپریل 1989ء میں دو سینیگالی دیہاتیوں کو ماریطانیہ کے سرحدی فوجیوں نے جاسوسی کے شبے میں ہلاک کر دیا۔ یہ معمولی سا واقعہ باہمی شبہات کے باعث بہت سے تنازعات کا پیش خیمہ ثابت ہوا، جن کی بناء پر ڈیڑھ برس تک دونوں ممالک ایک دوسرے سے برسرپیکار رہے۔ 1990ء میں افریقی اتحاد کی تنظیم OAU نے ثالثی کی پیش کش کی۔ اس ثالثی کے لئے دونوں جانب سے رضامندی کی علامت نظر نہ آئی۔ تاہم بعد میں سینیگال کے صدر Abdou Diouf نے جنگ بندی کی پیش کش کی اور 18 جولائی 1991ء میں معاہدہ امن کے تحت جنگ بندی عمل میں آئی۔

جنگ خلیج

جولائی 1990ء میں کویت اور عراق کے مابین تیل کی چوری اور سرحدوں پر فوجی تنصیبات کی بابت تنازعہ پیدا ہوا۔ عراق نے کویت پر الزام لگایا کہ کویت نے عراق کا 2.4 بلین ڈالر کا تیل چوری کر لیا ہے اور پھر عراق کے صدر صدام حسین نے 2 اگست 1990ء کو تمام بین الاقوامی قواعد و ضوابط کو بالائے طاق رکھتے ہوئے کویت پر حملہ کر کے اس پر قبضہ کر لیا۔ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے قرارداد نمبر 678 کے تحت عراق کو الٹی میٹم دیا کہ اگر 15 جنوری 1991ء تک عراقی افواج کی واپسی عمل میں نہ لائی گئی تو عراق کے خلاف طاقت کا استعمال کیا جائے گا۔ 15 جنوری 1991ء تک عراق نے فوجیں واپس نہ بلائیں تو 16 جنوری کی درمیانی شب امریکہ، برطانیہ اور فرانس کی سرابراہی میں 30 اتحادی ممالک کی افواج نے عراق کے خلاف کارروائی کی جس کا نام انہوں نے آپریشن ڈیزرٹ اسٹارم رکھا۔ اس جنگ میں تقریباً دو لاکھ عراقی افواج اور دوسری جانب سے سوا پانچ لاکھ اتحادی افواج نے حصہ لیا۔ جس میں ساڑھے تین لاکھ امریکی فوجی تھے۔ اس جنگ کے کل اخراجات 117 ارب ڈالر سے زائد تھے۔ اتحادیوں کے اس جنگ میں 61 ارب ڈالر صرف ہوئے جس میں صرف 7 ارب ڈالر امریکا نے جب کہ بقیہ 54 ارب ڈالر باقی اتحادی ممالک نے ادا کیے۔ یہ جنگ 26 فروری کو عراق کی جانب سے کویت خالی کرنے کے بعد ختم ہوئی۔ اس جنگ کے نتیجے میں عراق پر اتحادیوں کی جانب سے سخت پابندیاں عائد کی گئیں، جو اب تک برقرار ہیں۔ اس جنگ میں لاکھوں افراد ہلاک ہوئے۔ اربوں روپے کی املاک تباہ ہوئیں اور مختلف پابندیوں کے باعث لاکھوں عراقی بچے، بوڑھے اور جوان جنگ کے بعد بھی لقمہ اجل بنے۔

ایکواڈور۔پیرو

Cordilleradel Condo کے سنگلاخ مگر معدنی ذخائر (جن میں سونا، یورینیم اور تیل شامل ہیں) سے مالا مال سرحدی علاقے کے حصول کے تنازعہ پر ایکواڈور اور پیرو کے درمیان شروع ہی سے جھڑپیں ہوتی رہتی تھیں۔ یہاں تک کہ 26 جنوری 1995ء میں یہ تنازع ایک جنگ کا پیش خیمہ ثابت ہوا۔ پیرو کے صدر البرٹو فیوجی موری کا کہنا تھا کہ اپنے اس علاقے کے حصول کے لئے پیرو اپنے وجود تک کو داؤ پر لگانے کو تیار ہے۔ معاشی فوائد کے حصول کی خاطر کی جانے والی یہ جنگ نو ماہ تک جاری رہی جس کے نتیجے میں دونوں ممالک معاشی بدحالی کا شکار ہوئے۔ نتیجتاً 26 اکتوبر 1998ء کو از سر نو متفقہ سرحدی خط کھینچا گیا اور دونوں ممالک کے درمیان دوبارہ سفارتی تعلقات کے ساتھ ساتھ تجارتی اور ثقافتی تعلقات کا آغاز ہوا۔

ایتھوپیا۔اریٹیریا

بحر احمر سے ملحق ممالک ایتھوپیا اور اریٹیریا کے درمیان اگرچہ متعدد تنازعات تھے، مگر بنیادی تنازعہ دونوں ممالک کی سرحد سے متصل 150 اسکوائر میل کا سرحدی علاقہ بادیم رہا ہے جس کے باعث 6 مئی 1998ء کو دونوں ممالک کے درمیان سرحدی جھڑپیں شروع ہوئیں اور یہ جھڑپیں دونوں ممالک کے طول وعرض تک پھیل گئیں۔ چھ ماہ تک جاری رہنے والی اس جنگ کو امریکا اور روانڈا کی کوششوں کے باعث معاہدہ امن کے تحت ختم کیا گیا۔ اس جنگ میں لاکھوں افراد ہلاک ہوئے اور لاکھوں فاقہ کشی کا شکار بنے۔

دہشت گردی کے خلاف جنگ

موجودہ ہزاریے کی مشہور و معروف جنگ، جسے ''دہشت گردی کے خلاف جنگ'' کا نام دیا گیا، 11 ستمبر کے واقعے کے ردعمل میں ظہور میں آئی۔ امریکا افغانستان سے عالمی تنازعہ شخصیت اور مبینہ دہشت گرد، اسامہ بن لادن کی حوالگی کا مطالبہ کر رہا تھا، افغانستان کی حکومت کے انکار پر امریکا کی سربراہی میں عالمی اتحاد کی افواج نے 7 اکتوبر 2001ء کو افغانستان پر حملہ کر دیا اور افغانستان کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔ طالبان حکومت کا خاتمہ ہوا۔ 20 دسمبر 2001ء کو جرمنی میں بون کانفرنس میں افغانستان کی نئی حکومت کا اعلان ہوا۔ یہ جنگ ختم ہو چکی ہے، مگر اس کے باوجود دہشت گردوں کو پکڑنے کی غرض سے امریکی جنگی کارروائیاں افغانستان میں جاری ہیں۔ اس جنگ میں لاکھوں لوگ ہلاک ہوئے اور اب بھی افغانستان تباہی و بربادی کا عبرت ناک منظر پیش کر رہا ہے۔

پاک بھارت جنگیں

برصغیر کی تقسیم کے ساتھ ہی پاکستان اور بھارت کے درمیان کشمیر کا تنازعہ پیدا ہوا، جو اس معین مقصد سے پیدا کیا گیا تھا کہ برصغیر کے معاملات میں مغربی طاقتوں کو مداخلت کا موقع حاصل رہے۔ 15 اگست 1947ء کو جو برصغیر کی تقسیم کے نفاذ کا دن تھا، دوسری ریاستوں کی طرح ریاست جموں کشمیر بھی قانون استقلال کی رو سے آزاد تھی اور اس کو یہ اختیار حاصل تھا کہ خواہ پاکستان کے ساتھ الحاق اختیار کرے یا بھارت کے ساتھ یا خود مختار رہے۔ جغرافیائی اعتبار سے ریاست جموں کشمیر پاکستان کا حصہ ہے، پھر اقتصادی، ثقافتی، لسانی اور مذہبی رشتے کے اعتبار سے بھی ریاست جموں کشمیر کو پاکستان ہی میں شامل ہونا چاہئے تھا۔ کیوں کہ ریاست کی 80 فیصد آبادی مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ پاکستان کے تمام بڑے دریاؤں کا مرکز کشمیر ہی میں ہے۔ کشمیر کی پاکستان سے ملحق سرحد 384 میل لمبی ہے، جب کہ بھارت کے ساتھ سرحد صرف 50 میل لمبی ہے، مگر لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے ریڈکلف کے ساتھ ساز باز کر کے بھارت کے لئے کشمیر میں جانے کا راستہ اس طرح پیدا کیا گیا کہ بعض ایسے علاقے بھی جن میں مسلمانوں کی اکثریت تھی، کانٹ چھانٹ کر کے بھارت کو دے دیئے۔

1948ء میں تنازعہ کشمیر پر پہلی مرتبہ پاک بھارت جنگ لڑی گئی۔ اس مسئلے سے نمٹنے کیلئے لیاقت علی خان اور پنڈت نہرو کے درمیان خط و کتابت بھی ہوئی، لیکن مجاہدین کی مسلسل کامیابیوں سے گھبرا کر بھارتی حکومت یکم جنوری 1948ء کو تنازعہ کشمیر کو سلامتی کونسل میں لے گئی۔ یہ شکایت چیپٹر 6 کے سیکشن 35 کے تحت درج کرائی گئی۔ 20 جنوری 1948ء کو اقوام متحدہ میں ایک قرارداد منظور کی گئی جس کے تحت اقوام متحدہ کا کمیشن برائے پاک و ہند قائم کیا گیا۔ ایڈمرل نمٹز کو ناظم رائے شماری مقرر کیا گیا۔ اقوام متحدہ نے 13 اگست 1948ء اور 5 جنوری 1948ء کو کشمیر کے حوالے سے دو قرار دادیں منظور کیں جس کے نتیجے میں کشمیر میں سیز فائر کر دیا گیا اور تنازعہ کشمیر کے تصفیے، فوجوں کے اخراج، استصواب رائے کے اصول عمل کے طریقے طے کئے گئے۔ جنہیں بھارت اور پاکستان ہر دو نے قبول کیا۔ بھارت عملی طور پر استصواب کے لئے کبھی تیار نہیں ہوا۔ چنانچہ بھارت کی ہٹ دھرمی کے پیش نظر مجاہدین کشمیر نے خود آزادی کشمیر کا بیڑا اٹھالیا۔ 1965ء میں بھارتی تسلط کے خلاف کشمیری مجاہدین کے جہاد نے زور پکڑا تو 6 ستمبر 1965ء کو بھارت نے پاکستان پر حملہ کر دیا۔ بھارتی حکمرانوں کا خیال تھا کہ وہ صرف بہتر گھنٹوں کے اندر اندر مغربی پاکستان پر قبضہ کر لیں گے، مگر پاکستانی فوج نے اس تیز رفتاری سے بھارتی حملے کا مقابلہ کیا کہ دشمن کو ان دو مقامات سے پیچھے دھکیل دیا گیا، جن پر اس نے اچانک قبضہ کر لیا تھا۔ 23 ستمبر 1965ء تک پاکستانی فوج نے ہر محاذ پر کامیابی حاصل کی۔ 20 ستمبر 1965ء کو سلامتی کونسل میں ایک قرار داد منظور ہوئی، جس میں کہا گیا کہ بھارت اور پاکستان بدھ 22 ستمبر کو سات بجے صبح بوقت گرین وچ (مغربی پاکستان میں 12 بجے

دوپہر) تک لڑائی بند کردیں۔ معاہدہ تاشقند میں ہوا اور یوں یہ جنگ اختتام کو پہنچی۔ تاہم کشمیر کا مسئلہ حل نہ ہوا، پھر بھارت نے 22 نومبر 1971ء کو ایک مرتبہ پھر پاکستان کے خلاف جنگ چھیڑ دی اور تمام بین الاقوامی آداب کو پامال کرتے ہوئے کسی باضابطہ اعلان کے بغیر مشرقی پاکستان پر بھرپور حملہ کر دیا۔ جیسور، چٹاگانگ اور سلہٹ میں گھمسان کا رن پڑا۔ 3 دسمبر 1971ء کو بھارت نے مشرقی پاکستان کے بعد مغربی پاکستان کی سرحد پر بھی اچانک زبردست حملے کیے اور 6 دسمبر کے روز بھارت نے بنگلہ دیش کو تسلیم کرنے کا اعلان کر دیا۔ اس جنگ میں پاکستانی فوج کو ناکامی کا سامنا کرنا پڑا، کیوں کہ مشرقی پاکستان کے عوام اس کے ساتھ نہیں تھے اور اپنی آزادی کے لئے اس کے خلاف برسرپیکار تھے۔ 16 دسمبر کو مشرقی پاکستان میں پاکستان اور بھارت کے مقامی کمانڈروں کے مابین طے پانے والے سمجھوتے کے تحت جنگ بند کر دی گئی اور بھارتی فوج ڈھاکا میں داخل ہوگئی۔ یوں مشرقی پاکستان اپنوں کی عاقبت نااندیشی اور غیروں کی جارحیت کے باعث بنگلہ دیش بن گیا۔

جنگ 71ء کے بعد بھی پاک بھارت سرحدی جھڑپوں کا سلسلہ جاری رہا، جو زیادہ بڑے پیمانے کی نہ تھیں، مگر مئی تا اگست 1998ء کارگل کے محاذ پر جاری رہنے والی جنگ بھی تنازعہ کشمیر کا شاخسانہ تھی، جس کا ڈرامائی اختتام امریکا میں اعلان واشنگٹن کے تحت ہوا۔ آج بھی صورت حال انتہائی کشیدہ ہے۔ ایک طویل عرصے سے بھارت کی سات لاکھ فوجیں سرحد پر تعینات ہیں اور وہ کشمیر میں ہونے والی جدوجہد کو دہشت گردی کا نام دے کر ایک بار پھر پاکستان پر حملہ کرنے کی تیاریاں کر رہا ہے۔ اگرچہ دونوں ممالک کے درمیان پرامن فضا قائم کرنے کی کوششیں جاری ہیں، لیکن تادم تحریر یقین سے کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ تنازعہ کشمیر کے حوالے سے ایک اور جنگ چھڑ سکتی ہے یا نہیں۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ اگر جنگ ہوئی تو اس کے انتہائی خوف ناک نتائج برآمد ہوں گے۔ کیوں کہ دونوں ممالک کے اسلحہ خانے میں ایٹم بم بھی موجود ہے۔

ہلاکت خیز دور

عسکری ماہرین کے مطابق 1945ء سے اب تک دنیا میں سو سے زائد مختلف خوف ناک جنگیں ہو چکی ہیں، جن میں مجموعی طور پر آٹھ کروڑ، 90 لاکھ، 73 ہزار لوگ مارے جا چکے ہیں۔ ان کے علاوہ جزوی یا مکمل طور پر زخمی ہونے والوں کی تعداد کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ اس وقت بھی دنیا کے 68 ممالک میں جنگیں اور سرحدی جھڑپیں ہو رہی ہیں۔ جس میں سے 46 بڑے تنازعات پر ہر سال 18 ہزار ایک سو ملین ڈالر خرچ ہوتے ہیں، جب کہ ان تنازعات پر اب تک ایک لاکھ 94 ہزار پانچ سو سات ملین ڈالر خرچ ہو چکے ہیں۔

(جنگ سنڈے میگزین 16 جون 2002ء)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 34390 میں بریرہ انور بنت محمد انور قریشی قوم قریشی پیشہ فارغ عمر ساڑھے اکیس سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 12-7-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ بریرہ انور بنت محمد انور قریشی صاحب ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد انور قریشی والد موصیہ ربوہ گواہ شد نمبر 2 لطیف احمد کاہلوں ولد چوہدری قائم الدین کاہلوں دارالصدر شرقی ربوہ

مسل نمبر 34391 میں امۃ الرشید زوجہ میر غلام محمد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 63 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-6-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان واقع 3 2 / 5 رقبہ ایک کنال مالیتی -/475000 روپے دارالیمن شرقی ربوہ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ امۃ الرشید زوجہ میر غلام محمد دارالیمن شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 میر غلام محمد خاوند موصیہ ربوہ گواہ شد نمبر 2 ناصرہ فردوس دارالیمن شرقی ربوہ گواہ شدہ نمبر 3 عابدہ مبارکہ زوجہ مبارک علی دارالنصر غربی ربوہ

مسل نمبر 34392 میں شفیق الرحمٰن ولد ولی محمد قوم آرب پیشہ مربی سلسلہ عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالبرکات ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 8-7-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3760 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد شفیق الرحمٰن ولد ولی محمد دارالبرکات ربوہ گواہ شد نمبر 1 سید طاہر محمود ماجد ولد سید غلام احمد نثار دارالصدر شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 2 فضل الٰہی بشیر وصیت نمبر 6978

مسل نمبر 34394 میں ممتاز بیگم بیوہ عنایت اللہ مرحوم قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر 66 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسعد اللہ پور ضلع منڈی بہاؤالدین بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 4-7-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/8 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان رقبہ 10 مرلے واقع اسعد اللہ پور مالیتی -/160000 روپے۔ 2۔ زرعی زمین رقبہ 4 کنال واقع اسعد اللہ پور مالیتی -/40000 روپے۔ 3۔ طلائی زیورات وزنی 6 تولے مالیتی -/42000 روپے۔ 4۔ حق مہر وصول شدہ -/500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/333 روپے ماہوار بصورت مرحوم خاوند کی پنشن مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/1150 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/8 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ ممتاز بیگم بیوہ عنایت اللہ مرحوم اسعد اللہ پور گواہ شد نمبر 1 منور احمد ولد حسین محمد اسعد اللہ پور گواہ شد نمبر 2 محمد شفیع ولد نور محمد اسعد اللہ پور

مسل نمبر 34395 میں محمد عامر ملک ولد عبدالمالک قوم ملک پیشہ طالب علمی عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بانو روڈ کوئٹہ ضلع کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 6-6-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد عامر ملک ولد عبدالمالک کوئٹہ گواہ شد نمبر 1 عبدالمالک والد موصی کوئٹہ گواہ شد نمبر 2 رفاقت احمد ولد بشارت احمد کوئٹہ

مسل نمبر 34396 میں اسلم شہزاد ولد عبدالواحد قوم گل جٹ پیشہ متعلم وقف جدید عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 6-6-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1100 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد اسلم شہزاد ولد عبدالواحد ربوہ گواہ شد نمبر 1 مبارک احمد خان ولد عبدالرحیم خان دارالنصر شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 2 نصیب احمد ولد محمد علی دارالنصر شرقی ربوہ

مسل نمبر 34397 میں نعیم احمد ابرار ولد حمید احمد قوم بھگت پیشہ کارکن تحریک جدید عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 31-5-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ سائیکل سہراب مالیتی -/3200 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2100 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد نعیم احمد ابرار ولد حمید احمد ربوہ گواہ شد نمبر 1 شیخ محمد صدیق ولد شیخ محمد عبداللہ ربوہ گواہ شد نمبر 2 محمد مصطفیٰ ولد چوہدری بشیر احمد دارالنصر غربی ربوہ

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

مکرم نسیم احمد شمس صاحب مربی سلسلہ اصلاح وارشاد مرکزیہ لکھتے ہیں۔ میری بیٹی مکرمہ رضیہ شمس صاحبہ کا نکاح ہمراہ مکرم عرفان احمد صاحب ولد مکرم ڈاکٹر عبدالمنان صاحب آف فیصل آباد (حال لندن) مورخہ 20 ستمبر 2002ء بروز جمعۃ المبارک مکرم مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے سمن آباد فیصل آباد میں مبلغ دو لاکھ روپے حق مہر پر پڑھا۔ مکرمہ رضیہ شمس صاحبہ مکرم ماسٹر عبدالعزیز صاحب مرحوم چک نمبر 245/E.B ضلع وہاڑی کی پوتی اور مکرم عرفان احمد صاحب نواسہ ہے احباب جماعت دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم منصور احمد کھوکھر صاحب حال دارالبرکات ربوہ لکھتے ہیں میرے والد مکرم چوہدری مسعود احمد صاحب سوہاوی کا پراسٹیٹ کا آپریشن لاہور میں ہوا۔ آپریشن کامیاب رہا لیکن اس کے بعد صحت کافی کمزور ہوگئی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے صحت تندرستی عطا فرمائے۔ آمین

مکرم چوہدری نثار احمد سراء صاحب دارالعلوم غربی حلقہ صادق لکھتے ہیں کہ خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ مکرم ماسٹر رحمت علی صاحب ظفر سابق کارکن دفتر روزنامہ الفضل دل کے عارضہ کی وجہ سے بیمار ہیں اور C.C.U فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

اعلان داخلہ

ڈیپارٹمنٹ آف ماس کمیونیکیشن یونیورسٹی آف دی پنجاب نے مندرجہ ذیل پروگرامز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

(i) MA MassCommunication.
(ii) MA Development Journalism
(iii) Diploma in Development Support Communication.
(Iv) M.Phil.Mass Communication
(v) Training Programm in Communication Skills.

بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان نے ELT میں ایک سالہ پوسٹ ایم اے ڈپلومہ (جو M.Sc اپلائیڈ لنگوئسٹکس کیلئے راہنمائی کرتا ہے) میں داخلہ کیلئے مجوزہ فارموں پر درخواستیں طلب کی ہیں۔ M.A انگلش درخواست دینے کے اہل ہونگے داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 7-اکتوبر 2002ء ہے مزید معلومات کیلئے جنگ 24 ستمبر 2002ء۔

(نظارت تعلیم)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

بدھ 2/اکتوبر 2002ء

12.10 a.m	لقاء مع العرب
1-10 a.m	عربی پروگرام
2-10 a.m	چلڈرنز کارنر
2-45 a.m	علمی خطابات
3-30 a.m	شمسی توانائی کا نظام
4-30 a.m	خطبہ جمعہ (29-11-85)
5-30 a.m	گلگت کا تعارف
6-05 a.m	تلاوت قرآن کریم' تاریخ احمدیت' عالمی خبریں
6-55 a.m	بچیوں کا پروگرام گلدستہ
7-25 a.m	مجلس سوال وجواب "انگریزی"
8-35 a.m	ہماری کائنات
9-05 a.m	اردو کلاس حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ
10-30 a.m	پتریانہ کا تعارف
11-00 a.m	خطبہ جمعہ 29-11-85
12-05 p.m	تلاوت قرآن کریم' عالمی خبریں
12-30 p.m	لقاء مع العرب
1-30 p.m	سواحیلی زبان میں چند پروگرام
3-00 p.m	مجلس سوال وجواب "انگریزی"
4-15 p.m	انڈونیشین زبان میں پروگرامز
5-00 p.m	سفر بذریعہ ایم۔ٹی۔اے
6-05 p.m	تلاوت قرآن کریم' تاریخ احمدیت' عالمی خبریں
6-40 p.m	اردو کلاس
8-00 p.m	بنگلہ زبان میں مختلف پروگرامز
9-05 p.m	بنگلہ ملاقات 22-5-2000
10-05 p.m	جرمن زبان میں مختلف پروگرامز
11-05 p.m	فرانسیسی زبان میں پروگرام

جمعرات 3/اکتوبر 2002ء

12-20 a.m	لقاء مع العرب
1-30 a.m	عربی زبان میں چند پروگرام
2-30 a.m	خطبہ جمعہ 29-11-85
3-30 a.m	بچیوں کا پروگرام گلدستہ
4-30 a.m	ہماری کائنات
4-55 a.m	مجلس سوال وجواب "انگریزی"
6-05 a.m	تلاوت قرآن کریم' درس ملفوظات' عالمی خبریں
6-40 a.m	واقفین نو کے مختلف پروگرامز
7-15 a.m	مجلس سوال وجواب انگریزی
8-10 a.m	صحت کے متعلق مفید مشورے
9-00 a.m	کھانے سکھانے کا پروگرام "المائدہ"
10-25 a.m	چلڈرنز کلاس مولانا نسیم مہدی کے ساتھ
11-00 a.m	کمپیوٹر سب کے لئے
12-00 p.m	تلاوت قرآن کریم' عالمی خبریں' درس ملفوظات
12-30 p.m	لقاء مع العرب
1-30 p.m	خطبہ جمعہ سندھی ترجمہ کے ساتھ
2-45 p.m	مجلس سوال وجواب
3-40 p.m	اردو تقریر
4-15 p.m	انڈونیشین زبان میں مختلف پروگرامز
5-15 p.m	لندن کا تعارف
5-40 a.m	کھانے سکھانے کا پروگرام المائدہ
6-05 p.m	تلاوت قرآن کریم' درس ملفوظات' عالمی خبریں
6-45 p.m	مجلس عرفان
7-55 p.m	بنگلہ زبان میں خطبہ جمعہ
9-00 p.m	ترجمۃ القرآن کلاس
9-45 p.m	سپینش زبان میں مختلف پروگرام
10-55 p.m	جرمن زبان میں مختلف پروگرام

عالمی ذرائع ابلاغ سے

عالمی خبریں

مسلم کش فسادات بھارتی صوبہ گجرات میں گاندھی نگر میں ہندوؤں کے مندر میں فائرنگ کے واقعہ کے بعد فوج اور پولیس کی تعیناتی کے باوجود مسلمانوں پر حملے جاری ہیں۔ خنجروں تلواروں سے مسلح ہندوؤں نے مسلمانوں پر حملے کئے۔ سورت میں ایک مسلمان کو چھرا گھونپ دیا گیا۔ احمد آباد میں مسلمان آبادی خوف کا شکار ہے۔ مسلمانوں کو گھروں سے نہ نکلنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ کئی خاندان کیمپوں میں پناہ گزین ہوگئے۔ کرناٹک میں بی جے پی کے رکن اسمبلی سمیت 300-افراد گرفتار کر لئے گئے۔ شیوسینا نے گاڑیوں پر پتھراؤ کیا۔ ممبئی میں مندر پر حملے کے خلاف ہڑتال کی گئی جو پرامن رہی۔ پولیس نے شہر بھر کی مساجد، مندروں اور پبلک مقامات پر سیکورٹی سخت کردی گئی۔

اسرائیل کے حملے اسرائیل نے ہیلی کاپٹروں سے فلسطینیوں پر حملے کئے۔ ایک بچی سمیت 6 فلسطینی جاں بحق ہوگئے۔ غزہ میں میزائل حملہ ایک کار پر کیا گیا۔ فلسطینی ہیڈکوارٹر کے قریب مزید ٹینک اور فوجی تعینات کردیئے گئے۔

خوست میں 8 فوجی ہلاک افغانستان کے صوبہ خوست میں فوج کی گشتی ٹیم پر حملے میں 8 فوجی ہلاک ہوگئے ہیں۔

چیچن مجاہدین کے ساتھ شدید لڑائی چیچن مجاہدین اور روسی مجاہدین کے درمیان تازہ جھڑپ میں مجاہدین نے ایک روسی فوجی ہیلی کاپٹر تباہ کردیا۔ روسی فضائیہ اور توپخانے نے انگوشتیا میں پورا گاؤں اڑا دیا۔

صدام حسین کی جلاوطنی کی کوششیں شروع یو ایس اے ٹوڈے کی رپورٹ کے مطابق امریکہ اور اس کے بعض عرب اتحادی ملکوں نے خاموشی کے ساتھ عراق کا بحران حل کرنے کی کوششوں کے طور پر صدام حسین کو جلاوطنی کیلئے تیار کرنے کی کوشش شروع کردی ہے۔

مقبوضہ کشمیر بھارتی فوج نے مزید 16 کشمیریوں کو جاں بحق کردیا۔ کئی کشمیری نوجوانوں کو جعلی مقابلوں میں مارا گیا۔ کپواڑہ میں ایک 80 سالہ بزرگ کو گولی ماردی گئی۔ مجاہدین کے ساتھ جھڑپوں میں 9 فوجی ہلاک ہوگئے۔

ربوہ سے لاہور (نان سٹاپ)
AC ٹائم روانگی لاری اڈا سے
پہلا ٹائم 6 بجے صبح دوسرا ٹائم 7 بجے صبح
واپسی پنجاب ویز بند روڈ سے ٹائم 5:30 بجے شام
ربوہ گڈز بس سٹاپ
فون لاہور 042-7464828
فون ربوہ: 04524-211222-214222

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
قائم شدہ 1958ء
فون 211538
ہیپاٹائٹس بی۔سی اور یرقان میں
شربت جگر خاص/حب منور
بہت مفید ثابت ہوئی ہیں
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

ہفتہ	28-ستمبر	زوال آفتاب	12-59
ہفتہ	28-ستمبر	غروب آفتاب	6-59
اتوار	29-ستمبر	طلوع فجر	5-37
اتوار	29-ستمبر	طلوع آفتاب	6-58

کوئٹہ ایکسپریس پل سے گرگئی 20 ہلاک 100 زخمی کوئٹہ سے 120 میل کے فاصلے پر سبی کے قریب ڈنبولی اور ڈنگرا ریلوے سٹیشن کے درمیان واقع خشک نہر کا پل ٹوٹنے سے راولپنڈی اور لاہور سے جانے والی کوئٹہ ایکسپریس حادثے کا شکار ہوگئی۔ جس کے نتیجے میں 20 مسافر جاں بحق اور 100 سے زیادہ زخمی ہوگئے۔ زخمیوں کو سبی کے ہسپتال میں داخل کرادیا گیا۔ فوجی ہیلی کاپٹر ڈاکٹروں کی ٹیم لے کر موقع پر پہنچ گئے۔ کوئٹہ سے ریل گاڑیوں کی آمد معطل ہوگئی۔ حکومت کی طرف سے ہلاک ہونے والوں کے لواحقین کیلئے دو دو لاکھ روپے اور زخمیوں کیلئے ایک ایک لاکھ روپے معاوضہ کا اعلان کیا ہے۔

لاہور میں تخریب کاری کا بڑا منصوبہ ناکام ٹاؤن شپ تھانہ کو 20 کلو وزنی بم سے اڑانے کی کوشش ناکام بنادی گئی۔ نامعلوم تخریب کاروں نے رات کے کسی حصہ میں تھانہ کے پلاٹ کے قریب دیسی ساخت کا بم رکھ دیا۔ معلوم ہونے پر بم ڈسپوزل کے عملہ کو اطلاع دی گئی۔ جس نے موقع پر پہنچ کرنا کارہ بنادیا۔

بھارت کے ملوث ہونے کا امکان وفاقی وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ کراچی میں دہشت گردی میں بھارت کے ملوث ہونے کو خارج از امکان قرار نہیں دیا جاسکتا۔ شہر قائد میں دہشت گردی کی واردات میں ملوث افراد کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔ تحقیقات جاری ہیں فی الحال القاعدہ یا کسی اور گروپ کو الزام نہیں دیا۔

امریکہ پاکستان کی مدد کیلئے تیار ہے امریکہ کے صدر جارج ڈبلیو بش نے کہا ہے کہ امریکہ پاکستان کی حکومت اور عوام کی مدد کرنے کو تیار ہے کیونکہ وہ 10-اکتوبر کو پارلیمانی انتخابات کے ذریعے جمہوریت کے احیاء کیلئے تیار بیٹھے ہیں۔

پاک امریکہ دفاعی تعاون صدر مملکت جنرل مشرف نے کہا ہے کہ پاک امریکہ دفاعی تعاون دونوں ملکوں کے مفاد میں ہے اس سے خطہ میں امن واستحکام پیدا ہوگا۔ وہ دفاعی مشاورتی ارکان کے گروپ سے گفتگو کررہے تھے۔

پاک امریکہ دفاعی مشاورتی گروپ کا اجلاس پاکستان اور امریکہ کے دفاعی مشاورتی گروپ کا باضابطہ اجلاس راولپنڈی میں شروع ہوا۔ اجلاس میں امریکی وفد کی قیادت نائب وزیر دفاع ڈگلس جیفری اور پاکستانی وفد کی قیادت سیکرٹری دفاع (ر) لیفٹیننٹ جنرل حامد نواز خان کررہے تھے۔ اجلاس میں دونوں ملکوں کے درمیان دفاع سے متعلق تمام معاملات پر غور کیا گیا۔

پاکستان ہمارا دوست اور مضبوط پارٹنر ہے امریکی صدر جارج بش نے دہشت گردی کے خلاف مہم میں پاکستان کے تعاون کو سراہتے ہوئے اسے امریکہ کا اہم دوست اور مضبوط پارٹنر قرار دیا ہے۔ انہوں نے بھارت کے ساتھ مذاکرات کے دوبارہ انعقاد کیلئے تعاون کی پیش کش بھی کی ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے امریکہ میں متعین پاکستان کے نئے سفیر اشرف جہانگیر قاضی سے کیا جنہوں نے اپنی تقرری کے کاغذات صدر بش کو پیش کئے۔

شناختی کارڈز کے اجراء کیلئے ہنگامی بنیادوں پر کام کیا جائے چیف الیکشن کمشنر نے نیشنل ڈیٹا بیس اینڈ رجسٹریشن اتھارٹی (نادرا) سے کہا ہے وہ عام انتخابات سے قبل شہریوں خصوصاً نئے ووٹروں کو قومی شناختی کارڈز کے اجراء کیلئے تمام اقدامات کو یقینی بنائے۔

بقیہ صفحہ 1

باپ کو گالی دینا۔

ہمارا معاشرہ خصوصاً پنجاب میں تو ایسا گند ہے کہ ہر وقت گالیاں دیتے ہیں چھوٹے چھوٹے بچے گلیوں میں اپنے ماں باپ کو بھی گالیاں دیتے پھرتے ہیں۔ اور ان کو پتہ ہی نہیں کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں نہایت غلیظ زبان استعمال کرتے ہیں یہاں تک کہ ہل چلانے والے زمیندار بیل کے ماں باپ کو بھی گالیاں دے رہے ہوتے ہیں تو اس گندے معاشرے سے ہمیں بہر حال باہر نکلنا ہے۔ جماعت احمدیہ ہے جو زبانوں کو پاک کرنے کی ایک تحریک چلائے اور گلی گلی سے سلام کی آوازیں تو اٹھیں مگر گالیاں اور بد دعائیں نہ اٹھیں۔''

(بحوالہ روزنامہ الفضل ربوہ 2 مئی 2000ء ص3)

جرمن ولوکل ہومیو پیتھک ادویات

جرمن ولوکل ہومیو پیتھک ادویات' مدرٹنکچرز' پوٹینسیاں' بائیو کیمک ادویات' سادہ ٹکیاں' گولیاں' شوگر آف ملک وغیرہ رعائتی قیمتوں پر دستیاب ہیں۔ نیز 117 ادویات کے جرمن پوٹینسی سے تیار شدہ بریف کیس دستیاب ہیں۔

کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل گولبازار ربوہ۔ فون 213156

With New Digital Technology

UNIVERSAL VOLTAGE STABLIZERS

UNIVERSAL® TRADEMARK

Voltage Stabilizers/regulators for fridge, freezer computer, fax, dish anteena, photocopy machine air conditioned.

DC/AC Invertor UPS, 300W, 500W, 650W, 1000W

Ⓡ Regd:77396,113314 Ⓒ Copy Right:4851,4938,5562,5563,5046 Ⓓ Design Regd:6439

Dealer:Hassan Traders Opposite Blood Bank Rabwah